احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 20۔ نومبر 1998ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 20۔ نومبر 1998ء 30 رجب 1419 ہجری 20۔ نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 259

اللہ اور بندوں کے حقوق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مخاطب کرکے فرمایا۔

اے ابوہریرہ تقویٰ اختیار کرو تو سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اور دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صفات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کے دو ہی حصے ہیں اور وہی قرآن شریف کی پاک تعلیم کا خلاصہ اور لب لباب ہیں۔ اول یہ کہ حق اللہ کے ادا کرنے میں عبادت کرنا فسق و فجور سے بچنا اور کل محرمات الٰہی سے پرہیز کرنا اور اوامر کی تعمیل میں کمربستہ رہنا۔ دوم یہ کہ حق العباد ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے اور بنی نوع انسان سے نیکی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق بجا نہ لانے والے لوگ خواہ حق اللہ کو ادا کرتے ہی ہوں بڑے خطرے میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستار ہے، غفار ہے۔ رحیم ہے اور حلیم ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ اکثر معاف کر دیتا ہے مگر بندہ (انسان) کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ کبھی کسی کو کم ہی معاف کرتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے حقوق معاف نہ کرے تو پھر وہ شخص جس نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو یا ظلم کیا ہو خواہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوشاں ہی ہو۔ اور نماز، روزہ وغیرہ احکام شرعیہ کی پابندی کرتا ہی ہو۔ مگر حق العباد کی پروا نہ کرنے کی وجہ سے اس کے اور اعمال بھی حبط ہونے کا اندیشہ ہے۔

غرض مومن حقیقی وہی ہے جو حق اللہ اور حق العباد دونو کو پورے التزام اور احتیاط سے بجا لاوے۔ جو دونو پہلوؤں کو پوری طرح سے مدنظر رکھ کر اعمال بجا لاتا ہے وہی ہے کہ پورے قرآن پر عمل کرتا ہے ورنہ نصف قرآن پر ایمان لاتا ہے۔ مگر یہ ہر دو قسم کے اعمال انسانی طاقت میں نہیں کہ بزور بازو اور اپنی طاقت سے بجا لانے پر قادر ہو سکے۔ انسان نفس امارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق اس کے شامل حال نہ ہو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان کو چاہئے کہ دعائیں کرتا رہے تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے نیکی پر قدرت دی جاوے اور نفس امارہ کی قیدوں سے رہائی عطا کی جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 572)

حقوق اللہ و حقوق العباد دونوں کی بجاآوری ضروری ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

ایک خدا کی پرستش کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک وہ جو بطور حق نیک سلوک کے مستحق ہیں۔ اور دوسرے وہ جو بطور رحم کے مستحق ہیں۔ پہلوں کا مقدم ذکر کیا کیونکہ وہ ایک قرضہ کی ادائیگی کی سی صورت تھی۔ اور جو بطور رحم احسان کے مستحق تھے ان کو بعد میں رکھا۔ اور پھر جو شخص جس قدر رحم کا محتاج تھا اسی درجہ پر اس کا ذکر کیا۔ اس کے بعد عبادات کو لیا۔ اور ان میں سے بدنی اور مالی عبادات کی سردار عبادت نماز اور زکوٰۃ کو چن لیا۔ اور اس کا ذکر بنی نوع انسان سے حسن سلوک کے بعد اس لئے کیا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک روحانیت کی طرف پہلا قدم ہے اور انسان کو کئی مواقع پر فطرتاً بغیر کسی شریعت کے اس کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور عبادات کا تفصیلی طور پر بجا لانا ایک دوسرا قدم ہے۔ پس جو شخص پہلا قدم اٹھائے گا۔ وہی دوسرا قدم اٹھا سکے گا۔

یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کبھی تو درجات کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے حقوق کا پہلے ذکر کر دیتا ہے اور بندوں کے حقوق کا بعد میں ذکر کرتا ہے اور کبھی بندوں کے حقوق کا پہلے ذکر کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کو بعد میں رکھتا ہے۔ درجہ کے لحاظ سے چونکہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اور انسان ادنیٰ اس لئے اللہ تعالیٰ کے حقوق کا ذکر پہلے رکھا جاتا ہے۔ اور بندوں کے حقوق کو بعد میں۔ مگر جہاں بندوں کے حقوق کا ذکر پہلے ہوتا ہے وہاں ان کی کمزوری کو مدنظر رکھ کر پہلے ذکر کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ کمزور نہیں بلکہ طاقتور ہے اس لئے اس کے حقوق کا بعد میں ذکر کیا جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 8-7)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) ہم نے تمہارے قویٰ میں اعلیٰ درجہ کی طاقت پیدا کی ہے اور ایسا مادہ ہم نے تمہارے اندر ودیعت کیا ہے کہ تم پل صراط پر چلنے کی قابلیت رکھتے ہو۔ پل صراط پر وہی شخص چل سکتا ہے جو دائیں طرف گرنے سے بھی بچتا ہے اور بائیں طرف گرنے سے بھی بچتا ہے اور پھر اپنے اندر یہ طاقت رکھتا ہے کہ وہ آگے کی طرف بڑھتا چلا جائے گا گویا انسان میں اللہ تعالیٰ نے ادھر ترقی کا مادہ پیدا کیا ہے ادھر اسے اپنا دایاں اور اپنا بایاں پہلو مضبوط بنانے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ جب اس نے انسان کو اس طرح معتدل القویٰ بنایا ہے تو یہ کس طرح ممکن تھا کہ وہ اس کے لئے راستہ نہ بناتا اور منزل مقصود پر اسے نہ پہنچاتا۔ انسان کی منزل مقصود خدا تعالیٰ ہے اور وہ اس منزل مقصود پر اسی وقت پہنچ سکتا ہے جب وہ دائیں طرف کا بھی خیال رکھے اور بائیں طرف کا بھی خیال رکھے۔ معتدل القویٰ وہی شخص ہوتا ہے جو کسی ایک طرف کو جھکا ہوا نہ ہو۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ نے انسان کو معتدل القویٰ بنایا تو اس کے معنے یہ ہوئے کہ وہ اپنے اندر ایسی قابلیت رکھتا ہے کہ دائیں طرف گرنے سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے اور بائیں طرف گرنے سے بھی محفوظ رہ سکتا ہے۔ انسان کی تمام تر کامیابی اسی میں ہوتی ہے کہ وہ دائیں بائیں گڑھوں سے بچ کر سیدھا چلے اور منزل مقصود سے ورے نہ ٹھہرے۔ یہی دو چیزیں مذہب کی جان ہیں اور یہی وہ حقیقت ہے جسے حضرت مسیح موعود نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ مذہب کی بڑی غرض یہ ہوتی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے بھی اعلیٰ درجہ کا تعلق رکھے اور بنی نوع انسان سے بھی اعلیٰ درجہ کا تعلق رکھے۔ نہ حقوق اللہ کے بجا لانے میں کوئی کوتاہی کرے اور نہ حقوق العباد کی بجا آوری میں کوئی کوتاہی کرے۔ غرض انسان کو ایک معتدل القویٰ نفس عطا کیا گیا ہے اس میں ترقی کا مادہ ہے جو اعلیٰ درجہ کے مقصود تک پہنچنے کے لئے ہے۔ پھر اس میں اپنے دائیں اور بائیں کو محفوظ رکھنے کا مادہ ہے جس سے اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے۔

(تفسیر کبیر جلد نہم ص 30)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر 25

مرتبہ-حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں

ریکارڈ شدہ :- 21-اکتوبر1998ء
نشر:- 24-اکتوبر1998ء

مولوی محبوب عالم صاحب

آزاد کشمیر میں محبوب عالم صاحب نے احمدیت پھیلانے میں بہت اہم کر،ار ادا کیا ہے۔

میں جب کبھی آزاد کشمیر جاتا تھا حاجی امیر عالم صاحب کے گھر ٹھہرا کرتا تھا۔ ان کے بیٹے بیٹیاں بہت فدائی اور مخلص احمدی ہیں۔ مگر حاجی صاحب قبول احمدیت سے پہلے بہت کٹر تھے۔ احمدیت کے شدید مخالف تھے۔ اتنی مخالفت کرتے تھے کہ ایک دفعہ مولوی محبوب عالم صاحب) اس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے جہاں حاجی صاحب نماز پڑھا کرتے تھے۔ حاجی صاحب نے مولوی محبوب عالم صاحب کو دیکھتے ہی کہ یہ احمدی ہے اور ہماری مسجد میں نماز پڑھنے آگیا ہے گندی گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور دھکے دیتے ہوئے کہا نکل جاؤ یہاں سے اور کہا تم نے یہاں آ کر مجھے مصیبت ڈال دی ہے اب مجھے مسجد دھونی پڑے گی تمہارے یہاں داخل ہونے سے یہ ناپاک ہو گئی ہے۔

مولوی محبوب عالم صاحب چپ کر کے گالیاں سنتے رہے دھکے کھاتے رہے۔ جاتی دفعہ صرف ایک فقرہ کہا۔

امیر عالم آپ احمدی ہو جائیں۔

اور کچھ نہیں کہا صرف یہی ایک فقرہ کہا۔

امیر عالم صاحب کہتے ہیں وہ وقت اور بعد میں میں نے خود ان کے ایسے ایسے نشان دیکھے کہ میں احمدی ہو گیا۔

وہی ایک فقرہ میرے مقدر میں احمدیت ڈال گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ خاک آلودہ بال والے ہوتے ہیں۔ جو بات کہتے ہیں وہ بات خدا ضرور پوری کر دیتا ہے۔

فرمایا:۔

یہ ایک بزرگ تھے آپ لوگوں کو ان کے ذکر سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے جن کو اللہ کی طرف سے صداقت ملتی ہے وہ خدا دکھانے والے بن جاتے ہیں حضرت مسیح موعود.... کے رفقاء میں بھی ایسے لوگ تھے۔

بہت پہلے انہوں نے خود احمدیت قبول کی تھی۔ وہ بھی ایک نشان ہے۔ جو واقعہ میں نے خود دیکھا وہ بڑا دلچسپ ہے۔

مولوی امام الدین صاحب

کوئی آزاد کشمیر کا ایک علاقہ ہے وہاں ایک مولوی امام دین صاحب ہوا کرتے تھے۔ کوئی جانے کا راستہ کافی مشکل ہے پہاڑوں میں سے پیدل گزر کے جانا پڑتا ہے۔

جب میں وقف جدید میں ہوتا تھا تو بہت چکر لگاتا تھا پہاڑوں، جنگلوں، بیابانوں میں جاتا تھا۔ کچھ وقف جدید کے اور کچھ خدام الاحمدیہ کے کاموں کے سلسلہ میں۔

کوئی بھی میں پہنچا ہوں کہ اس کنارے تک ضرور جانا ہے جہاں جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں مولوی امام الدین صاحب کا بڑا رسوخ تھا۔ وہاں کافی احمدی تھے۔ ان کے پاس میں گیا۔ ایک بات ان میں جو میں نے خاص طور پر دیکھی وہ یہ کہ بولتے بہت تھے۔ اتنی لمبی تقریریں کرتے تھے کہ ختم ہی نہیں ہوتی تھیں۔ مگر واقعات بڑے مزے دار سناتے تھے انہوں نے بولنا کس طرح شروع کیا ہے وہ واقعہ میں اب سناتا ہوں۔

عبدالوہاب صاحب مربی سلسلہ جو ان کے پوتے ہیں انہوں نے جو واقعہ لکھا ہے یہ واقعہ میں نے خود بھی ان سے سنا ہوا ہے۔

یہ بچہ خوب بولے گا

مولوی امام الدین صاحب چھ سات سال کی عمر تک بول نہیں سکتے تھے ایک قسم کے گونگے ہی تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مولوی محبوب عالم صاحب سے عرض کیا کہ میرا بیٹا گونگا ہے۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا مولوی صاحب نے شہادت کی انگلی اپنے ہونٹ سے تر کر کے میری زبان پر لگا دی اور کہا

یہ بچہ خوب بولے گا۔

حضور نے فرمایا۔ میں گواہ ہوں کہ وہ بہت بولے۔ ایسا بولے کہ بڑے بڑے مجمعوں میں خطاب کیا۔ دعوت الی اللہ بہت کیا کرتے تھے۔ سارے علاقے میں مولوی امام دین صاحب نے احمدیت پھیلائی تھی۔

ان کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں اکثر خدا تعالیٰ پوری فرما دیا کرتا تھا اس قسم کے ان کے بہت سے معجزات ہیں۔

ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر آپ عبادت کیا کرتے تھے۔ اس پر ایک آدمی کو بہت غصہ آیا اس نے اس درخت کو کاٹنے کا تہیہ کیا اور درخت پر چڑھ کر کاٹنے لگا۔ مولوی صاحب نے کہا کیا کر رہے ہو اس نے کہا میں یہ سایہ ختم کر کے تمہیں یہاں سے بھگا دوں گا۔

مولوی صاحب نے فرمایا۔ (حضور ایدہ اللہ نے بھرائی ہوئی آواز میں یہ فقرات ادا فرمائے) تم درخت کی ٹہنیاں کیا کاٹو گے خدا کی تجلی نے تمہیں کاٹ دیا ہے۔ مولوی صاحب نے صرف اسے اتنا ہی کہا تھا کہ اللہ کے جلال نے تمہیں کاٹ دیا ہے اور منہ کر کے یہ بات کہہ ہی رہے تھے کہ اچانک وہ شخص نیچے گرا ہے اوپر سے کلہاڑی اس کے اوپر آ کر گری۔ جس سے کاری ضرب لگی اور بالآخر اسی زخم سے اس کی موت واقع ہو گئی۔

دلی کی اردو

اس کے بعد مختلف محاوروں کے حوالے سے گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھتا رہا حضور نے ایک موقعہ پر فرمایا اترانے کا کسی کو کوئی شعر یاد ہے۔ صاجزادی فائزہ بیگم صاحبہ نے غالب کا درج ذیل شعر سنایا۔ حضور نے بہت پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا شاباش زندہ باد۔

وہ شعر یہ تھا۔

بنا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا
وگرنہ شہر میں غالب کی آبرو کیا ہے

حضور نے اس شعر کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے فرمایا۔

بادشاہ کا استاد ذوق تھا۔ اس کے متعلق کوئی نظم غالب نے لکھی اس میں اس کے کالے رنگ کی وجہ سے کچھ طنز تھی۔ وہ بہت ناراض ہوا۔ اس نے جواباً کوئی شعر کہے یا بادشاہ سے غالب کی شکایت کی۔ بادشاہ نے غالب سے شکوہ کیا۔ اس کے جواب میں غالب نے یہ نظم لکھی۔ دلی میں بہت مشہور ہوئی لوگ یہ نظم پڑھنے لگ گئے۔ فقیر چٹیوں پر گاتے پھرتے تھے۔ بہت پیاری نظم ہے۔ اردو کے حوالے سے گفتگو کا سلسلہ کچھ اس طرح آگے بڑھا۔

فرمایا۔

دلی والوں کا کام ہی اٹھکیلیاں کرنا تھا۔ سلطنت دیکھی ہوئی تھی اور وہ ہاتھ سے جا رہی تھی دنیا کے کاروبار آتے نہیں تھے نہ سائنس میں ترقی کی نہ کوئی فن آتا تھا۔ شان کی باتیں یاد تھیں۔ زبان کے چسکے پڑ چکے تھے۔ منہ سے پھلجھڑیاں کھلاتے تھے۔ یہی کام رہ گیا تھا۔ اس زمانے میں جو اردو پلی ہے اس نے اردو کو بہت ہی مزے دار بنا دیا۔ ایک شان دے دی اردو کو۔ جو دوسری زبانوں میں کم ملے گی۔ کیونکہ زبان بنتی ہے تہذیب سے۔ ہر زبان کا اپنی تہذیب سے تعلق ہے۔ اگر وہ تہذیب مختلف ہے تو زبان بھی اسی لحاظ سے مختلف ہو گی۔

اب انگریزی شاعری کو پڑھیں یہ نہیں کہ شاعری تاریخ کی شاعری ہے بلکہ لفظوں سے پتہ چل جاتا ہے کہ کیسی زندگی گزار رہے ہوں گے۔ چنانچہ مختلف زمانوں میں انگریزوں کے جو مزاج بدلتے رہے ہیں انہوں نے اپنی شاعری کو اس کے مطابق تقسیم کیا ہوا ہے کہتے ہیں یہ رومانٹک دور کی شاعری ہے اور وہ فلاں دور کی شاعری ہے اور وہ فلاں دور کی شاعری ہے۔ جب مذہب کا جنون ہوتا تھا اس وقت کی شاعری میں وہ باتیں آ گئی ہیں۔ کئی زمانوں میں انہوں نے اپنی شاعری کو بانٹ دیا ہے۔

دلی سے جس زمانے میں اردو شاعری چمکی ہے یہ وہ زمانہ ہے جس میں وہ باتیں تھیں مگر میر اس سے بہت پہلے گزر چکے ہیں۔

میر کا کمال

میر کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے زمانے سے اس طرح اونچے نکلے ہیں کہ زمانہ بہت نیچے دکھائی دیتا ہے۔ اونچا بھی اور آگے بھی نکل گئے۔ میر کے شعر پڑھیں تو لگتا ہے۔ آج ہی کسی نے کہے ہیں۔ زبان ایسی چست اور ایسی اعلیٰ درجے کی کہ انسان یہ سوچتا بھی نہیں کہ اتنے پرانے زمانے کی اردو اتنی اچھی ہو گی۔ تو بعض لوگ زمانہ بناتے ہیں۔ زمانہ ان کو نہیں بناتا۔ میر تقی میر ان شاعروں میں سے تھے۔ جن کو زمانے نے نہیں بنایا۔ انہوں نے زمانہ بنایا ہے۔ اردو کے اوپر اپنی ایک چھاپ ڈالی ہے۔ اور وہ پھر کبھی نہیں مٹ سکتی۔ جو مرضی آ جائے جتنے چوٹی کے شاعر آ جائیں۔ مگر میر تقی میر نہیں بن سکتا۔

ذوق کہتا ہے۔

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

چوٹی کے شعراء نے بڑا زور مارا ہے کہ میر بن سکیں۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میر کی باتیں ہی الگ اس کے چٹکلے ہی الگ۔ ہر مصرع عجیب طرح سے بولتا ہوا زندہ ہے۔

حضور نے فرمایا۔ میر کے اوپر ایک دن اردو کلاس ہو جائے۔ صاجزادی فائزہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میر تقی میر کا پروگرام تم نے بنانا ہے اسی طرح کسی نہ کسی شاعر کا ذکر ہوتا رہے گا تاکہ آپ لوگوں کو اردو زبان کا چسکا تو پڑے۔

حضور نے فرمایا۔

میر کسے کہتے ہیں اور پھر خود ہی فرمایا۔

حضرت میر درد، میر ناصر نواب، میر محمود احمد ناصر، میر داؤد احمد، میر مسعود احمد

یہ سارے میر کہلاتے ہیں میر کا مطلب ہے سردار، سیدوں کو لوگ اپنا سردار بناتے ہیں اس لئے یہ ساری ذات بھی میر بن گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے بر سبیل تذکرہ ایک شعر سنایا۔

ہر اک شے پر اداسی چھا گئی کیا تم نہ آؤ گے
طبیعت ہجر سے گھبرا گئی کیا تم نہ آؤ گے

فرمایا۔

سادہ اور اچھے شعروں کی مثال ہے۔

لطائف

○ ایک سخت مزاج شخص نے اپنے بچوں کو کہہ رکھا کہ کھانے کے دوران بالکل نہیں بولنا۔

ایک دن کھانا کھاتے ہوئے ایک بچے نے بات کرنے کے لئے ہاتھ کھڑا کیا اس نے نوالہ نگلتے ہوئے اسے خاموش کروا دیا۔ نوالہ اچھی طرح

باقی صفحہ 8 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد سلیمان صاحب

اطاعت میں گمشدہ قوم

صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے حیرت انگیز واقعات

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اطاعت کے ایسے اعلیٰ نمونے پیش کئے جو مذہبی تاریخ میں بہت کم دکھائی دیتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یوں چلتے جیسے سایہ اپنے اصل کے پیچھے گردش کرتا ہے۔ ایک ہاتھ کے اشارے پر اٹھنا اور ایک ہاتھ کے اشارے پر بیٹھنا انکی سیرت بن گئی۔ آپ کے ہر قول اور ہر فعل کی من و عن پیروی میں وہ لذت پانے لگے۔ انکا سکون دل اور اطمینان قلب اطاعت سے وابستہ ہو گیا۔ انہوں نے اطاعت کے باب میں وہ داستانیں رقم کیں جو رہتی دنیا تک نور اور ہدایت کا موجب بنی رہیں گی۔ اور ہر زمانہ ان راہوں پر چلتے ہوئے ترقیات اور کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکے گا اور اپنی تاریکیوں کو روشنیوں میں بدل سکے گا۔

آیئے صحابہ کرام کی بستی میں چلیں اور دیکھیں کہ کس طرح وہ اپنے محبوب آقا کی ہر آواز پر

لبیک یا رسولؐ اللہ

کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور اپنے پیارے امام کے ہر اشارے پر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے کے لئے بے تاب نظر آتے ہیں۔

شراب گلیوں میں بہنے لگی

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اہل عرب شراب نوشی کی عادت میں اس حد تک مبتلا تھے کہ گویا شراب انکی رگوں میں خون کے ساتھ ساتھ بہہ رہی تھی۔ بیسیوں قسم کی شراب تھی جو ان میں گردش کرتی تھی۔ وہ صبح، دوپہر، شام اور رات ہر وقت کے لئے علیحدہ علیحدہ شراب استعمال کرتے۔ کوئی گھر نہ تھا (الا ماشاء اللہ) جہاں شراب نہ چلتی ہو۔ اس پس منظر میں مندرجہ ذیل واقعہ ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہؓ کے گھر میں موجود لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ جو کھجوروں سے تیار کی گئی تھی۔ جس کا نام فضیح تھا اسی دوران جب شراب کا دور چل رہا تھا اور خم کے خم لنڈھائے جا رہے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منادی کو یہ حکم دیا کہ اعلان کر دو۔

"کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔" جب اس منادی کی آواز حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے کانوں سے ٹکرائی تو انہوں نے اسی وقت حضرت انسؓ کو حکم دیا کہ

کہ اٹھو ان مٹکوں کو توڑ دو جن میں شراب بھری ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ سارے مٹکے اسی لمحے توڑ دیئے گئے۔ (بخاری کتاب اخبار الاحاد باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد)

یہ ماجرا صرف ابو طلحہؓ کے گھر نہ ہوا بلکہ حضرت انسؓ اپنا آنکھوں دیکھا حال یوں بیان کرتے ہیں۔

گویا مٹکے ٹوٹنے لگے اور صراحیاں اوندھی ہو گئیں۔ ہر گھر سے شراب نکل نکل کر گلیوں میں آنے لگی۔ اور ہر طرف مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی۔ (بخاری ابواب المظالم باب صب الخمر فی الطریق)

پس کیسا روح پرور نظارہ اس دن مدینہ کی گلیوں نے دیکھا کہ ادھر پیغمبر خدا کے منادی نے صدا لگائی۔ جونہی آواز کانوں سے ٹکرائی بغیر کسی شش و پنج کے، بغیر کسی حیل و حجت کے، بغیر کسی تحقیق و توضیح کے ہر طرف وہ شراب جو انکی گھٹی میں رچی بسی تھی، جو انکے لبوں کو مس کر رہی تھی، یوں ان سے الگ ہو گئی جس طرح پرندہ گھونسلے سے اڑ جاتا ہے۔ اور پھر واپس پلٹنے کا نام نہیں لیتا۔ پس اس دن شراب ایک قابل نفرت اور مذمت شدہ چیز کی طرح صحابہ کے گھروں سے نکل کر مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔

انگوٹھی پھینک دی

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی شاندار تربیت پائی تھی کہ آپؐ کے ہر حکم کی پیروی میں وہ دلی سکون اور راحت پاتے تھے خواہ بظاہر انکی طبیعت کے برخلاف حکم کیوں نہ ہوتا۔ اگرچہ کیسی ہی کوئی پسندیدہ چیز کیوں نہ ہوتی جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے منع فرماتے تو نہ صرف وہ اس سے رکتے بلکہ وہ چیز انکے لئے قابل نفرت بن جاتی۔ کیونکہ سب سے بڑی خواہش، سب سے بڑی تمنا، سب سے بڑی آرزو خدا اور اس کے رسول کی رضا حاصل کرنا تھی باقی سب خواہشات اسی کے تابع رہتیں۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اپنا آنکھوں دیکھا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھی آپ نے یہ فرماتے ہوئے اسے اتار کر پھینک دیا کہ

"تم کیوں آگ کے انگارے کو پکڑتے ہو اور پھر اسے اپنے ہاتھ میں رکھتے ہو"۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے تو کسی نے اس صحابیؓ سے کہا اپنی انگوٹھی اٹھا لو۔ اور اس سے نفع حاصل کرو یعنی اسے فروخت کر کے فائدہ اٹھاؤ۔ چونکہ سونے کی خرید و فروخت جائز تھی اور عورتوں کے لئے سونا پہننا جائز تھا اس لئے بظاہر یہ بات سوچی جا سکتی تھی کہ ٹھیک ہے میں نہیں پہنتا بلکہ اسے بیچ کر رقم حاصل کر لیتا ہوں۔ یا اپنی کسی عزیزہ کو دے دیتا ہوں۔ مگر وہ صحابیؓ جس کا خمیر عشق خدا اور عشق رسول سے گوندھا گیا تھا جس کی پسند اور ناپسند اپنی نہیں رہی تھی بلکہ خدا اور اس کے رسولؐ کی رضا اسکی رضا بن چکی تھی۔ کب گوارا کرتا تھا کہ اس انگوٹھی کو ہاتھ بھی لگائے جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے ناپسندیدگی سے پھینک دیا تھا۔ بڑے وقار۔ بڑے اطمینان۔ بڑے سکون مگر جلدی سے کہا۔

نہیں نہیں۔ خدا کی قسم میں کبھی بھی اس انگوٹھی کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا جسے میرے محبوب آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا ہو۔

(مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب تحریم خاتم الذھب)

سب کچھ حاضر ہے

مال و دولت کس کو پسند نہیں۔ آج دنیا میں دیکھ لیں۔ اکثر جھگڑوں اور فساد کی جڑ مال کی حرص اور طمع ہے۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا داروں کا حال یوں بیان فرماتے ہیں۔

"اگر ابن آدم کو ایک وادی سونے کی مل جائے تو وہ اس پر صبر و شکر نہیں کرے گا۔ بلکہ ایک اور کی طمع کرے گا اگر اسے دوسری بھی مل جائے تو وہ تیسری کی لالچ کرے گا۔ اس کی طمع، حرص اور لالچ بڑھتی جائے گی یہاں تک کہ قبر کی مٹی اس کا پیٹ بھرے گی۔ اور کوئی چیز اس کا پیٹ نہ بھر سکے گی"۔

(ترمذی کتاب الزھد۔ باب لو کان لابن آدم وادیان.....

ایک طرف دنیا داروں کا یہ حال دوسری طرف دین کے متوالے ایک اور جہان میں اپنی ایک نئی دنیا بسائے ہوئے یوں نظر آتے ہیں۔

حضرت اسلمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لئے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تحریک فرمائی ان دنوں میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں ابوبکرؓ سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقعہ ہے میں آدھا مال لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا عمر کتنا مال لائے ہو۔ اور کس قدر بال بچوں کے لئے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے عرض کیا حضور آدھا مال لایا ہوں۔ اور آدھا چھوڑ آیا ہوں اور ابوبکرؓ جو کچھ انکے پاس تھا وہ سب لے کر آ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا ابوبکر! کتنا مال لائے ہو۔ اور کس قدر گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے ہو؟ ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ حضور! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں۔ اور بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ (یعنی خدا تعالیٰ پر مجھے کامل توکل ہے۔ کہ وہ ہماری ضرورتوں کو پورا کرے گا۔ اور اسباب پیدا فرمائے گا)

حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں ابوبکرؓ سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا"۔

(ترمذی ابواب المناقب باب فی مناقب ابی بکرؓ و عمرؓ)

پھر کبھی کچھ نہ لیا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مالی امداد کے لئے سوال کیا۔ آپ نے مجھے مال عطا کیا۔ میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر مجھے عطا کیا۔ میں نے پھر سوال کیا۔ آپ نے پھر مجھے عطا کیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔

"اے حکیم۔ یہ مال تو بڑا سرسبز نظر آنے والا ہے۔ اور بہت میٹھا لگنے والا ہے۔ مگر یاد رکھو جو بھی اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ یعنی بغیر کسی حرص اور لالچ کے حاصل کرے گا تو اس کے لئے اس مال میں برکت رکھ دی جائے گی۔ اور جو بھی نفس کی حرص اور لالچ سے اسے حاصل کرے گا اس کے لئے ہرگز اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور اس کا حال اس شخص جیسا ہوگا جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ پھر فرمایا۔

الید العلیا خیر من الید السفلی

اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے) سے بہتر ہے۔ اس پر حضرت حکیم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آج کے بعد کسی سے کچھ نہ لوں گا۔ یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں۔

اس کے بعد کبھی بھی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے کسی سے کچھ نہ لیا۔ اور اس شان سے حضور کی نصیحت کی پیروی کی کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں بلاتے تاکہ مال فَے وغیرہ سے ان کو انکا حصہ دیں تو وہ اسے لینے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور میں انہیں بلاتے کہ کچھ مال انہیں عطا کریں تو وہ اسے لینے سے انکار کر دیتے۔ اس پر حضرت عمرؓ فرماتے۔

"اے مسلمانوں کی جماعت میں تمہیں حکیم کے معاملے میں گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں اسے مال فَے سے اسکا حصہ دیتا ہوں مگر وہ لینے سے انکار کر دیتے ہیں"۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الاستعفاف عن المسئلۃ)

پس حضرت حکیمؓ نے حضور کے سمجھانے کے بعد کبھی بھی کسی سے کچھ نہ لیا۔ یہاں تک کہ اپنے رب کو پیارے ہو گئے۔

آقا اور غلام ایک لباس میں

زمانہ جاہلیت میں عربوں میں غلاموں کے ساتھ جو سلوک ہوتا تھا وہ یقیناً آج کے دور میں جانوروں کے ساتھ بھی روا نہیں رکھا جاتا۔ غلاموں کے کوئی حقوق نہ تھے۔ انکی کوئی زبان نہ تھی۔ انکی کوئی آواز نہ تھی۔ وہ کلیتہً اپنے مالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے رحم و کرم پر ہوتے۔ اکثر ان سے بہت زیادہ کام لیا جاتا۔ اور اس کے برعکس پیٹ بھر کر کھانا بھی نہ دیا جاتا۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہ اذیتناک سزائیں انہیں دی جاتیں کہ الامان۔ ایسے معاشرے میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کیسا پاکیزہ انقلاب برپا ہوا اسکی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

حضرت معرور بن سُوید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور آپ کے ایک غلام کو دیکھا۔ ان دونوں نے ایک جیسا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ جس میں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ہم بڑے متعجب ہوئے کہ آقا اور غلام!! اور ان دونوں کا لباس ایک جیسا!!! ہم نے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میں ے یب غلام کو گالی دی اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کردی۔ آپؐ نے مجھے فرمایا۔ کیا تو نے اسپر ماں کی تہمت لگائی ہے؟ آپ نے فرمایا۔ یقیناً یہ غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (عارضی طور پر) تمہارے ماتحت کردیا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو۔ تو اسے چاہئے کہ اسے وہی کھانا کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے۔ اور اسے وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے۔ اور ہرگز ان پر ایسی مشقت نہ ڈالے جو انہیں عاجز کردے۔ اگر ایسی مشقت والا کام درپیش ہو تو اس میں انکی مدد کرے۔ اور انکا ہاتھ بٹائے"۔

(بخاری کتاب العتق باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم العبید اخوانکم)

پس دیکھیں کہ صحابہؓ کی کیسی اعلیٰ تربیت کی گئی اور کیسا اعلیٰ تربیت کا رنگ انہوں نے پکڑا۔ کہ ایک طرف گالی دی جارہی ہے۔ جب سمجھایا گیا تو گالی دینا تو درکنار اس غلام کو اس طرح اپنے گلے لگالیا کہ وہ ہم لباس بن گیا۔ ہم نوالہ بن گیا ہم پیالہ ہو گیا۔

پھر رات کم ہی سوتے تھے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب کوئی شخص رؤیا دیکھتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا۔ (عام طور پر نماز فجر کے بعد وہیں بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسی رؤیا سنا کرتے تھے) مجھے بھی یہ خواہش اور تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ بیان کروں۔ میں ان دونوں جوان آدمی تھا اور مسجد نبوی میں ہی رات سویا کرتا تھا۔

چنانچہ ایک رات میری تمنا پوری ہو گئی۔ اور میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آئے ہیں اور مجھے لے کر دوزخ کی طرف چلے گئے ہیں دوزخ ایک کنویں کی طرح بنی ہوئی تھی جس کے اوپر دو ستون تھے۔ اس دوزخ میں بعض ایسے لوگ بھی آگ میں جل رہے تھے جنکو میں پہچانتا تھا پھر میں نے یہ دعا کی کہ۔ اے اللہ اس آگ سے میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ تو مجھے ایک اور فرشتہ ملا اس نے مجھے کہا کہ تم گھبراؤ نہیں (تمہیں دوزخ کی آگ کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گی) میں نے اپنی رؤیا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنائی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا۔

کہ عبداللہ اچھا آدمی ہے۔ کاش کہ وہ رات کو نماز تہجد ادا کیا کرے۔

روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے متعلق اس خواہش کا اظہار سنا تو پھر اس کے بعد وہ رات کو بہت کم سوتے تھے اور ہمیشہ رات کو لمبی لمبی نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب التہجد باب فضل قیام التہجد)

یوں ایک خواہش۔ ایک تمنا۔ ایک فقرہ نے انکی ساری زندگی میں نماز تہجد کا چراغ روشن کر دیا۔ جو پھر کبھی نہ بجھا۔ جس کے نور سے وہ منور سے منور تر ہوتے چلے گئے۔

اپنے امام سے ایک فقرہ سن کر پھر دن رات کی مصروفیات اور معمولات کو اس کے مطابق کر لینا۔ اپنی عادات کو تبدیل کر لینا۔ اور یہ صرف ایک دو دن کے لئے نہیں بلکہ ساری زندگی اس حکم کی کماحقہ تعمیل کرنا یقیناً ایک مشکل امر ہے۔ مگر جب تزکیہ نفس حاصل ہو جائے۔ جب نفس امارہ اور نفس لوامہ کے دشوار گذار راستوں سے ہوتے ہوئے نفس مطمئنہ کی حدود میں داخل ہو جائیں تو پھر کوئی مشکل مشکل نہیں رہتی۔ یا یوں کہا جائے کہ جب عشق کے راستے سے سلوک کی یہ راہیں طے کی جائیں تب یہ بلند تر مقام خود قریب آجاتے ہیں۔ اور یہ وسیع حوصلے نصیب ہوتے ہیں کہ جو حکم ملا۔ جس خواہش کا اظہار ہوا اسی سانچے میں اپنی ساری زندگی کو ڈھال دیا۔ صحابہ کرامؓ اس منزل سے خوب واقف تھے وہ اطاعت کے میدان کے شہسوار تھے جنہوں نے اطاعت کے معنوں کو نقطہ کمال تک پہنچا دیا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت 'اطاعت تھی'"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 410)

تو تو محض ایک پتھر ہے

کامل اطاعت میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ حکم کیوں دیا گیا۔ یا یہ عمل کیوں کیا گیا۔ بس یہی کافی ہوتا ہے کہ یہ میرے آقا کا حکم ہے۔ یہ میرے محبوب کا فعل ہے۔ جس کی پیروی کرنے میں ہی سعادت ہے۔ اور برکت ہے۔ اطاعت میں دیوانگی چاہئے۔ اطاعت عقل کے معیار پر پرکھ کر نہیں کی جاتی۔

عاقل کا یہاں کچھ کام نہیں وہ لاکھوں بھی بے فائدہ ہیں
مقصود مرا پورا ہو اگر مل جائیں مجھے دیوانے دو

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف کعبہ کرتے ہوئے حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دینے کے بعد فرمایا۔

یعنی یقیناً میں جانتا ہوں کہ تو تو محض ایک بے جان پتھر ہے تو نہ کسی کو ضرر پہنچا سکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ نہ ہی کسی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔

(بخاری کتاب المناسک باب ذکر فی حجر اسود)

اس سال کم پھل آیا

صحابہ کرام اطاعت کے میدان میں اس قدر آگے بڑھ گئے تھے کہ سمعنا واطعنا کی عملی تصویر تھے۔ بعض دفعہ ایک دنیاوی معاملے میں جس میں وہ جانتے تھے کہ ایسا کرنے میں نقصان کا خطرہ ہے وہ اطاعت کرتے اور نقصان برداشت کر لیتے مگر حرف شکایت زباں پر نہ لاتے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے باغات میں سے گزرے، دیکھا کہ صحابہ نر پھولوں کے پولن مادہ پھولوں میں ڈال رہے ہیں تاکہ زیادہ پھل حاصل ہو۔ آپؐ نے فرمایا یہ کیا کر رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی حضور ہم ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرا نہیں خیال کہ ایسا کرنے سے کچھ فائدہ ہوتا ہو گا۔

صحابہ یہ بات سن کر اس عمل سے رک گئے۔ چنانچہ اس سال بہت کم پھل لگا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھل پکنے کے وقت وہاں سے گزرے تو آپؐ نے درختوں پر بہت کم پھل لگا ہوا دیکھ کر تعجب سے پوچھا۔

"تمہارے ان کھجوروں کے درختوں کو کیا ہو گیا ہے اتنا کم پھل آیا ہے؟"

انہوں نے عرض کی حضور آپؐ نے ہی فرمایا تھا کہ نر پھول کے پولن مادہ میں ڈالنے کا فائدہ نہیں۔ ہم نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے پھل کم آیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا۔

تم بعض دنیاوی معاملات میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔ میں تو ایک بشر ہوں۔ جب میں تمہیں دینی معاملات میں کوئی حکم دوں تو اس پر عمل کرو۔ اور اگر میں دنیاوی معاملات میں اپنی رائے سے کوئی بات کروں تو اس میں غلطی کا بھی امکان ہے۔ کیونکہ میں بھی انسان ہوں۔ (مسلم)

بیٹھ جاؤ

بے مثل اطاعت' بے نظیر اسوہ' اور شاندار نمونہ کے سینکڑوں، ہزاروں واقعات جو صحابہؓ کی زندگیوں میں بھرے پڑے ہیں میں سے ایک ملاحظہ ہو۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتخاب خلافت کے موقعہ پر بیت المبارک میں احباب جماعت سے پہلی بیعت لینے سے قبل اپنے مختصر سے خطاب کے آغاز میں بیان فرمایا۔ آپ ہی کے الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

"حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اطاعت کے گُر سکھائے اپنے غلاموں کو انکی ایک مثال آپ بارہا سن چکے ہیں۔ ایک صحابی جمعے کے لئے مسجد کی طرف جارہے تھے۔ انکے کانوں میں یہ آواز پڑی بیٹھ جائیں۔ وہ اسی وقت گلی میں بیٹھ گئے۔ اور جس طرح پرندہ پھدکتا ہے اسطرح دونوں قدموں پر اچھل اچھل کے مسجد کی طرف چلنے لگے۔ ایک اور صحابی نے دیکھا تو تعجب سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا مجھے تو کچھ نہیں ہوا۔ لیکن میرے کانوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آواز پڑی تھی کہ بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ یہ تو مسجد کے اندر والوں کے لئے ارشاد تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ نہیں سنا۔ میرے کانوں میں تو صرف "بیٹھ جاؤ" کی آواز آئی تھی۔ اس لئے جہاں میں نے سنا وہیں بیٹھ گیا۔

جس آقا کی غلامی میں ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے اور دل جیتنے ہیں عالم کے۔ میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ اس کی غلامی کے بغیر کوئی نجات نہیں ہے۔ ایک ذرہ بھی نجات کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائرہ غلامی سے باہر نہیں ہے۔ اس لئے جو اصول حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک کے لئے اپنے غلاموں کے سامنے پیش فرمائے۔ اور اپنی زندگی میں ان پر عملدرآمد کر کے دکھایا۔ وہ جاری و ساری ہیں"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی صحابہ کرام جیسی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

روحِ اطاعت

حضرت ابن عمرؓ سے ایک طویل اور ایک عجیب حدیث روایت میں ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور ﷺ کی معیت میں تھے۔ جب ہم منزل پر پہنچ گئے تو بعض خیمے نصب کرنے میں لگ گئے۔ بعض تیراندازی میں مصروف ہو گئے۔ بعض اپنی سواریوں کی دیکھ بھال میں مشغول ہو گئے۔ کہ اچانک نبی کریم ﷺ کی جانب سے منادی کی آواز سنائی دی کہ سب لوگ یہاں جمع ہو جاؤ۔ جب سب صحابہؓ اکٹھے ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جو بھی نبی گزرا اس نے اپنی امت کو ہر آنے والی خیر سے مطلع کیا اور شر سے بھی آگاہ کیا۔ فرمایا میری امت کے پہلے حصہ کو دنیا کے فتنوں سے قدرے سلامتی ہو گی لیکن بعد میں آنے والوں پر ابتلاء آئیں گے اور ایسے امور ان کو پیش آئیں گے جو نامناسب ہوں گے۔ ایسے فتنے ہوں گے جو انہیں پیس دینے والے ہوں گے۔ ایسے ایسے فتنے ظاہر ہوں گے کہ صاحب ایمان کہے گا یہ فتنہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ لیکن وہ آزمائش بھی جاتی رہی گی اور دوسرا فتنہ پیدا ہو گا۔ پھر وہ کہے گا یہ فتنہ اصل فتنہ ہے یہ فتنہ اس سے بڑا ہے۔ سنو جو تم میں سے جہنم سے بچنا چاہتا ہے اور جنت کا طالب ہے اور چاہتا ہے کہ اس کی موت ایمان پر ہو وہ لوگوں سے وہی سلوک کرے جو وہ چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا جائے۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس نے امام کی بیعت کی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا اسے چاہئے کہ جہاں تک اس کی استطاعت ہے امام کی اطاعت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیوڈاکٹرنذیراحمد مظہرصاحب

تمباکونوشی کے نقصانات اوران سے نجات

تمباکونوشی ایک ایسی عادت ہے جسے اکثرلوگ فیشن کے طور پر شوقیہ انداز میں اپنا تو لیتے ہیں مگر جب یہ عادت پختہ ہو جائے تو اس کے چنگل سے آزاد ہونا بہت مشکل ہو جاتا ہے گویا کہ "اب میں تو کمبل کو چھوڑتا ہوں مگر کمبل مجھے نہیں چھوڑتا۔"

تمباکو کے اندر نکوٹین کا زہر پایا جاتا ہے جسے تمباکو نوش اپنے خون میں شامل کرتا رہتا ہے۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ نکوٹین کی مقدار میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جب تمباکو نہ پیا جائے اور خون کے لیول میں نکوٹین کی مقدار کم ہونے لگے تو تمباکو نوش شدید قسم کی طلب و اشتہاء اور بے چینی محسوس کرتا ہے۔ اس بے چینی کے ازالہ کے لئے تمباکو نوش تمباکو پینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

تمباکونوشی کاردعمل

تمباکو پینے سے اعصاب و غدود کو اول اول تو فرحت و تسکین حاصل ہوتی ہے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد شدید ترین جوابی عمل شروع ہو جاتا ہے۔ تھکے ہوئے اعصاب کے لئے تمباکو بظاہر سکون بخش معلوم ہوتا ہے مگر درحقیقت اس کا اثر الٹ ہوتا ہے اور تمباکو نوش پہلے سے زیادہ تھک جاتا ہے۔ تمباکو کا ردعمل فی الحقیقت اس کے اندر موجود نکوٹین کے زہر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو تھکے ہوئے اعصاب کو پرجوش اور پرجوش اعصاب کو بے جان کر دیتا ہے۔ تمباکو نوشوں پر جو اس کے مختلف اثرات ہوتے ہیں اس کا باعث یہی ہے۔

تمباکونوشی کے نتیجہ میں ہونے والی بیماریاں

خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ خون کی چھوٹی نالیوں کی بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ دل کے دورے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ لبوں' ناک' گلے' سانس کی نالیوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ پھیپھڑوں کے کینسر کے پیدا ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہو جاتے ہیں۔ پھیپھڑوں کے ٹی بی میں مبتلا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ کھانسی' دمہ' حلق و بلبہ کے کئی عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ خواتین میں اسقاط حمل پیدائشی مردہ بچہ ہونا' پیدائش کے فوراً بعد بچے کا مرجانا تمباکو نوشی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ معدے و امعاء کی سوزش و ورم و السر (زخم) سگریٹ نہ پینے والوں کی نسبت پینے والوں کو زیادہ ہوتا ہے۔

ایک تحقیقی جائزے کے مطابق سگریٹ پینے والے نہ پینے والوں سے کم عمر پاتے ہیں۔ اور ان کی شرح اموات دوسروں سے 20 % زیادہ ہوتی ہے۔

تمباکو نوشی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے امراض و عوارض کا ایک سرسری و مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے ورنہ صحت پر اس کے نقصانات کی فہرست خاصی طویل ہے۔

تمباکونوشی کے معاشی و اقتصادی نقصانات

ایک سرسری اندازے کے مطابق بعض لوگ سگریٹ نوشی پر یومیہ دس تا تیس روپے اور بعض پچاس تا ستر روپے اور بعض مہنگے سگریٹ پینے والے سو تا ایک سو پچاس روپے یومیہ خرچ کرتے ہیں۔ اگر اوسطاً ہزار تا دو ہزار روپے ماہوار تمباکو نوشی پر خرچ فرض کر لیا جائے تو ایک سال میں بارہ ہزار تا چوبیس ہزار روپے تمباکو نوشی پر خرچ اٹھتا ہے اور چالیس سال کی تمباکو نوشی پر تقریباً پانچ لاکھ تا دس لاکھ روپے۔ اور اگر ایک گھر میں چار افراد سگریٹ نوش ہوں تو تقریباً بیس تا چالیس لاکھ روپے۔

یہ تو مالی نقصان ہے۔ مگر صحت کا ناقابل تلافی نقصان اس کے علاوہ ہے جس کا کسی قدر ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔

معاشی اعتبار سے یہ خطیر رقم بعض نیک مقاصد کے لئے استعمال ہو تو اس سے روحانی مسرت کے علاوہ ایک شخص کی شخصی' خاندانی' قومی' ملی بلکہ بین الاقوامی زندگی پر عظیم مثبت انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ وہی دولت جو اپنے ہی ہاتھوں راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل کی جاتی ہے اچھی خوراک کھا کر اپنی یا خاندان کی صحت کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ سگریٹ نوش کا اپنا ضمیر اور اہل خاندان جو اسے ہر روز کوستے اور ملامت کرتے ہیں اس ملامت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ بچوں کو اچھی تعلیم دلوائی جا سکتی ہے۔ اچھی طرز معاشرت اختیار کی جا سکتی ہے۔ یہی دولت معاشرتی رفاہی کاموں پر صرف کی جا سکتی ہے۔ یتامیٰ' بیوگان' مساکین' نادار و غرباء کے علاج معالجے اور تعلیم و تربیت پر خرچ کی جا سکتی ہے۔ قوم کی ایسی بیٹیاں جن کے والدین معاشی دشواریوں کے باعث ان کے فرائض سرانجام نہیں دے سکتے ان کے فرائض انجام دئے جا سکتے ہیں۔

سکول' (بیوت الذکر) تعمیر کر کے ابدی سکون و قلبی راحت حاصل کی جا سکتی ہے تمباکو نوشی سے جہاں دولت جل رہی ہوتی ہے وہاں قلبی و ذہنی سکون بھی غارت ہو رہا ہوتا ہے۔

بعض تمباکو نوش اپنی اس بری عادت کے جواز کے لئے چند من گھڑت دلائل پیش کرتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ تمباکو نوشی قبض کا موثر علاج ہے۔ نیز اچھے معاشرتی تعلقات کے قیام کا ذریعہ بھی حقیقت یہ ہے کہ تمباکو نوشی حقوق اللہ حقوق العباد دونوں کی بجا آوری میں ایک روک ہے

ہمارے مشاہدے میں کئی ایسے خاندان ہیں جن کے بچے روٹی' تعلیم' لباس و گھر کی بنیادی ضروریات کو ترس رہے ہیں مگر سربراہ خاندان اپنی آمد کا کثیر حصہ اس فن دولت سوزی یا جاں سوزی پر صرف کرنے میں مگن ہیں۔ ایسے احباب ذرا اپنے ضمیر کو بیدار کریں اور پوچھیں کہ کیا وہ ٹھیک کر رہے ہیں؟

تمباکونوشی چھوڑنے کے طریق

کسی بھی بدی کو چھوڑنے کا موثر طریقہ یہ ہے کہ مضبوط قوت ارادی اور پختہ عزم سے کام لیا جائے۔ اور پھر اس عہد پر قائم رہا جائے۔ آپ دوستوں سے متاثر ہونے کی بجائے ان سے اپنی بات منوائیں اور انہیں اس مصیبت سے نجات دلانے کا باعث بنیں۔

2۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ وہ رقم جو ایک شخص یومیہ سگریٹ نوشی پر خرچ کرتا ہے دل میں یہ عزم کرے کہ اس میں سے نصف روزانہ کسی حقدار کو صدقہ کے طور پر دے گا۔ یا دیگر کسی نیکی کے کام پر خرچ کرے گا اس طریق سے ہمیں یقین ہے کہ وہ ترک سگریٹ نوشی کے لئے توفیق پائے گا۔ ساتھ ساتھ دعا بھی نہایت التزام کے ساتھ جاری رکھے کہ خدا اسے اس عادت سے نجات بخشے۔

ترک تمباکونوشی کا ادویاتی علاج

ہومیو پیتھی کا درج ذیل نسخہ تمباکو نوشی کے بداثرات کو زائل کر کے اس کی عادت چھڑانے میں معاون و مددگار ثابت ہوتا ہے اور اس کی خواہش کو قطع کرتا ہے۔ ہم نے اسے بہت سے لوگوں کو پر آزما کر مفید پایا ہے۔ مگر جیسا کہ ہم ذکر چکے ہیں جب تک نیت صاف نہ ہو اور عزم و استقلال سے کام نہ لیا جائے چھٹکارے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔

نسخہ یہ ہے:۔ کسی ہومیو پیتھک سٹور سے ڈاکٹر ریکو یگ جرمنی کا R No.77 خرید کر 4 اونس ڈالیوشن میں ملا کر بارہ جھٹکے دیں۔

ترکیب استعمال:۔ 10 قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر تین بار یا جب خواہش غلبہ کرے تو پی لیں یا یہی دوا ہومیو پیتھک گولیوں کے اوپر چھڑک کر 5۔7 گولیاں تین چار مرتبہ چوس لیں یا جب خواہش غلبہ کرے تو بھی استعمال کریں۔

یہ دوا مسلسل کئی ماہ تک استعمال کرنے سے انشاء اللہ تمباکو نوشی سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور اس کے مضر اثرات بھی جاتے رہیں گے۔

نسخہ کے اجزا یہ ہیں:۔

اکی نیشیا Echnacea

ٹوبیکم Tabacum

روبینیا Robinia

نیٹرم کلور Nat.Chlor

اگیری کس Agaricus

یہی اجزاء 30 طاقت میں کسی ہومیو سٹور سے مرکب صورت سے (لیکوئیڈ فارم) میں تیار کروا لیں اور حسب ترکیب مذکورہ لیکوئیڈ یا گولیوں ڈال کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔

نسخہ نمبر2

انٹی سموکنگ ٹیبلٹ ساختہ کینٹ۔ فارمولا یہ ہے۔

کیلیڈیم Caladium 6 X

ٹیبکم Tabacum 3X

نکس وامیکا Nux.V30

پلانٹیگو میجر Plantago Major 3 X

ٹارٹار ایمی ٹک Tar Tar Eme Tic 3x

یہ دوا کسی ہومیو سٹور سے خرید کر استعمال کریں یا مذکورہ بالا نسخہ 30 طاقت میں (لیکوئیڈ فارم) میں کسی ہومیو سٹور سے بنوالیں۔

ترکیب استعمال:۔ 5۔10 قطرے 3 بار ایک گھونٹ پانی میں ملا کر پی لیں یا گولیوں پر چھڑک لیں۔

اور 5 تا 7 گولیاں 3 بار چوس لیں یا جب خواہش غلبہ کرے تو اس کا استعمال کریں۔ یا

کیلیڈیم Caladium 30

نکس وامیکا Nux.V 30

لیکوئیڈ بنوالیں۔

اور 5۔10 قطرے 3 بار پانی میں ملا کر پی لیں۔ یا جب خواہش غلبہ کرے تو استعمال کریں یا گولیاں بنوا کر استعمال کریں۔

ترک تمباکونوشی کا طبّی علاج

کیپسول ترک تمباکو نوشی۔ یہ کیپسول تمباکو نوشی چھڑانے کے علاوہ افیون جیسی نشہ آور اشیاء چھڑانے میں بھی بے حد معاون و مددگار ہے۔ ان کا مسلسل دیر تک استعمال وبائی امراض سے محفوظ رکھتا ہے نیز قریباً ہر مرض میں ان کا استعمال بفضلہ تعالیٰ مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ دواء صحت کی محافظ اور جوانی کو قائم رکھتی پرانے سر درد نزلہ زکام و بخار کو مفید ہے۔

اجزائے نسخہ

تخم جوزماثل (تخم دھتورہ سیاہ) 30 گرام

ریوند خطائی 20 گرام۔

زنجبیل (سونٹھ) 10 گرام۔

گوند کیکر 10 گرام۔

گرائنڈر میں ڈال کر سفوف کر لیں۔ اور سب سے چھوٹے سائز کے کیپسولوں میں بھر لیں۔

ترکیب استعمال

ایک کیپسول صبح و شام تازہ پانی کے ہمراہ کھانا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیوڈاکٹر سلطان احمد مجاہد صاحب

محترم صوفی خدا بخش صاحب عبدزیروی

محترم صوفی خدا بخش صاحب اسم بامسمّٰی صوفی تھے۔ آپ کی زندگی لغویات سے پاک تھی۔ ہمہ وقت ذکر الٰہی میں اور دعاؤں میں مصروف رہتے۔ آپ کا لباس بھی صوفیانہ تھا۔ چہرہ کتابی۔ داڑھی گھنی نہ زیادہ لمبی نہ چھوٹی۔ خوب بجتی تھی۔ لباس صاف ستھرا۔ سفید شلوار قمیض اور سفید ہی پگڑی اچکن زیب تن کئے ہاتھ میں چھڑی اور کالا سا ایک بیگ ہمیشہ دکھائی دیتا۔ گفتگو کرتے وقت چہرے پر ہلکی مسکراہٹ ہوتی۔ آپ کو ملنا ہوتا تو کسی خانہ خدا میں پہنچ جاتا۔ فرض نماز کے بعد سنتیں اور نوافل لمبے لمبے ادا کرتے جس کی وجہ سے بہت انتظار کرنا پڑتا۔ بلاشبہ یوں لگتا تھا کہ آپ خدا کے حضور جھکے ہیں تو وہاں سے خالی اٹھنا نہیں چاہتے۔ اسی لئے آپ کی مقبول دعائیں اکثر لوگوں کے تجربہ میں آتی رہتیں۔ عاجز بندہ کو بھی اس کا بارہا تجربہ ہوا ہے۔ آپ کے حالات کی تفصیل تو ضخیم کتاب چاہتی ہے چند ایک ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔

محترم صوفی صاحب سے میری آشنائی اس طرح ہوئی کہ 1958ء میں آپ چک چٹھہ بحیثیت انسپکٹر وقف جدید دورہ پر آئے تو خاکسار مقامی جماعت میں سیکرٹری مال تھا۔ آپ کی ترغیب اور پھرپوری دلچسپی سے میں باقاعدہ طور پر حافظ آباد میں وقف جدید کی طرف سے معلم تعینات ہوا۔

1958ء کے جلسہ سالانہ کے بعد معلمین کی ٹریننگ کلاس ایک ماہ کے لئے لگی تو محترم صوفی صاحب اس کلاس کے انچارج تھے۔ آپ کے ساتھ تعلق بڑھتا گیا۔ بے تکلفی ہوتی گئی۔ میں ان کے گھر بھی چلا جاتا تھا۔ ان دنوں آپ سٹیشن کے قریب صدر انجمن کے کچے کوارٹر میں مقیم تھے۔ کوارٹر بہت معمولی قسم کا تھا۔ گذارا الاؤنس بھی بہت قلیل تھا۔ مگر انتہائی صبر و شکر اور سفید پوشی و وقار کے ساتھ رہتے تھے۔ اہلیہ فوت ہو چکی تھیں اور گھر میں چھ چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ اس وقت گمان بھی نہیں تھا مگر دیکھتے دیکھتے ایسا ہوا کہ سب بچوں نے نہایت اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہو گئے۔ یہ سب کچھ اپنے اندر قبولیت دعا کے بے شمار واقعات لئے ہوئے ہے۔ جو ان حالات سے واقف ہو اس کے لئے آپ کی دعاؤں کا ثمرہ کسی معجزہ سے کم نہیں ہے۔

ہم نے شروع سے دیکھا کہ محترم صوفی صاحب کہتے تھے کہ دعا کریں کہ میری بیٹیاں زندگی وقف کرنے والوں سے بیاہی جائیں۔ ادھر سب کو ایم اے۔ ایم ایس سی تک کی تعلیم دلائی مگر ہم نے دیکھا کہ آپ نے جو ارادہ کیا ہوا تھا وہ پورا ہوا۔ آپ کے تینوں داماد مربی سلسلہ ہیں۔

بیٹوں کے لئے بھی محترم صوفی صاحب کی ہمیشہ خواہش ہوتی کہ سب زندگی وقف کریں اور سلسلہ کی اعلیٰ خدمات کی توفیق پائیں۔ دن رات یہی دعائیں کرتے۔ اور ہم نے دیکھا کہ آپ کی دعائیں قبول ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لندن جانے کے بعد گیارہ دفعہ آپ کو جلسہ سالانہ لندن میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ یہ قبولیت کا نشان ہے یہ خلافت کے لئے آپ کے دلی خلوص و محبت کا نتیجہ ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست

لندن میں ایک دفعہ اس عاجز کو بھی حاضر ہونے کی سعادت ملی۔ یہ 1988ء کا واقعہ ہے۔ محترم صوفی صاحب سے مل کر بہت ہی خوشی ہوئی۔ ہم نے مل کر ایک دن سیر کا پروگرام بنایا۔ پھر ہم نے سارے دن کا ٹکٹ لے کر ریل پر اور دوسرے ذرائع سے خوب سیر کی۔ دن بھر کے نظارے اور خوشی و مسرت کی ساری کیفیت کو لفظوں میں بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔

وقف جدید میں متواتر پینتیس سال بطور انسپکٹر وقف جدید پھر بطور نائب ناظم مال آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ اسی طرح آپ سیکرٹری مجلس وقف جدید بھی تھے۔ 1992ء میں ریٹائر ہوئے۔

صوفی صاحب بتایا کرتے تھے کہ انہوں نے 1928ء میں میٹرک پاس کیا اور اسی سال بیعت کی توفیق حاصل کی۔ آپ کا گھرانہ اہلحدیث تھا تاہم خدا کی رضا آپ کو ہمیشہ مقدم رہتی اسی لئے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کے شہر زیرہ میں جماعت قائم تھی۔ آپ نے لٹریچر حاصل کیا اور مطالعہ کیا اور چند ماہ میں ہی قادیان جا کر حضرت مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اس کے بعد آپ نے اپنے والدین اور بھائیوں کی بھی نہ صرف بیعتیں کرائیں بلکہ سب کی وصیتیں بھی کروا دیں۔ خود بھی 1/8 حصہ کے موصی تھے۔

محترم صوفی صاحب نے منشی فاضل اور بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ گورنمنٹ سروس چھوڑ کر 14۔ اگست 1947ء کو زندگی وقف کرنے کی توفیق پائی اور خدا کے فضل سے مثالی خدمات کا آپ کو موقعہ ملا۔ آپ کی کئی یاد رہنے والی باتیں ہیں۔ آپ شروع میں ربوہ آنے والوں میں شامل تھے۔ فضل عمر ہسپتال جہاں آپ کی وفات ہوئی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس کمرہ میں آپ کی وفات ہوئی اس کے سامنے قریب ہی "بیت یادگار" ہے جس کی تجویز محترم صوفی صاحب نے پیش کی تھی اور حضرت مصلح موعود کی منظوری سے تعمیر کی گئی۔

ہم نے صوفی صاحب کو بارہا روزہ کی حالت میں دیکھا۔ بہت ہی خدا رسیدہ بزرگ تھے۔

باقی صفحہ 7 پر

دینی کتب کا تعارف

محمد احمد صاحب

موطا امام مالک

موطا کے لفظی معنی سنوارا ہوا' ہموار شدہ' تحقیق شدہ اور متفق علیہ کے ہیں۔ اس راستہ کو بھی کہتے ہیں کہ جس پر لوگوں کا عام گزر ہو۔ اس طرح موطا سے مراد وہ راستہ بھی ہے جس پر آنحضرت ﷺ کے بعد تمام صحابہ کا گزر ہوا۔

موطا کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ جس طریق پر عام ائمہ اور علماء و اکابر چلے ہوں یعنی سب نے اس کے متعلق گفتگو کی ہو۔ اور اس سے مطابقت اور اتفاق کیا ہو۔

موطا امام مالک کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضرت امام مالک نے اسے لکھنے کے بعد ستر فقہاء کے سامنے پیش کیا اور سب نے اس پر اتفاق کیا۔

موطا وہ کتاب ہے جس کے لئے المہدی' الہادی' الرشید' المامون اور الامین مشاہیر خلفاء بنی عباس نے عراق سے حجاز تک بادیہ پیمائی کی اور چھٹی صدی میں بزرگ ترین سلاطین اسلام فاتح بیت المقدس صلاح الدین ایوبی نے قاہرہ سے صرف اس کی خاطر سفر اختیار کیا۔

موطا امام مالک سے قبل بھی اور اس زمانہ میں بھی بیسیوں مسانید اور موطائیں لکھی گئیں لیکن ان کا وہی مقام ہے جو بخاری کو مصنف ابن ابی شیبہ اور کتب بیہقی کے مقابل ہے۔ خود ان کتابوں کا فقدان بھی موطا کے مقبول ہونے پر دلیل ہے۔

حضرت امام مالک اپنی کتاب کو مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھتے تھے۔

1- سب سے اہم مقام صحیح' مسند یا منقطع اور مرسل احادیث کو دیا ہے۔ صحابہ اور تابعین کے فتاوی کو دوسرے نمبر پر جگہ دی ہے۔

2- امام صاحب نے اپنی اس تالیف میں صرف اسی حدیث اور فتویٰ کو جگہ دی ہے جو صحت کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے۔

3- اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ مدینہ منورہ میں مدون ہوئی تمام راوی حجاز سے تعلق رکھتے ہیں اور علماء حدیث کا اتفاق ہے کہ رواۃ حجاز کی احادیث صحت' قوت اور جودت اسناد میں سب پر فائق ہیں۔

علماء احادیث نے احادیث کی کتب کو چار مختلف طبقات میں تقسیم کیا ہے ان میں بخاری اور مسلم کے ساتھ موطا کو بھی پہلے طبقہ میں شامل کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی اور شاہ عبد العزیز دہلوی تو اس کو بخاری سے بھی مقدم سمجھتے تھے۔

حضرت امام شافعی کہتے ہیں۔

کوئی کتاب اس زمین پر ایسی نہیں لکھی گئی جو موطا سے زیادہ قرآن کے قریب اور صحیح ترین ہو۔

قاضی ابوبکر بن عربی لکھتے ہیں۔

یہ پہلی کتاب ہے جو شریعت اسلامیہ میں لکھی گئی۔

حضرت امام مالک نے اپنی کتاب کو فقہی ابواب پر ترتیب دیا ہے جس سے وہ تعلیمی نصاب کے قابل ہوئی دوسری کتابیں اس لئے تدریس کے لائق نہ تھیں اس لئے کہ وہ مصنف کی یادداشت تھیں قرآن کے بعد یہ پہلی کتاب ہے جس کا درس دیا گیا۔

موطا وہ کتاب ہے جسے بزرگان خیر القرون نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ قرار دیا ہے۔ اس وقت موطا صحاح ستہ میں اس لئے شامل نہیں کی جاتی کہ اس کی تمام احادیث بخاری میں آ چکی ہیں اول شیخ ابو الفضل محمد بن طاہر المتوفیٰ 506ھ نے اور ان کے بعد حافظ عبد الغنی المتوفیٰ 600ھ نے صحاح ستہ میں اس کی جگہ ابن ماجہ کو داخل کیا۔

موطا کی روایات کا مرتبہ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اس کی کوئی حدیث بھی ایسی نہیں جو صحاح ستہ میں آ جانے کی وجہ سے جرح و تعدیل کے پیمانے پر پوری نہ اترے۔ اس کی تمام روایات نہایت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ حضرت امام مالک نے اپنی اس موطا میں آثار یعنی صحابہ و تابعین کے اقوال کو بڑی کثرت سے جگہ دی ہے۔ ان میں اکثر ایسی ہیں جو حدیث کی دوسری کتب میں مرفوع متصل روایت کی شکل میں آئی ہیں۔

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ صاحب

یوروپین ممالک کا سوشلزم کی طرف جھکاؤ

دنیا میں عجیب و غریب تبدیلیاں دیکھنے میں آ رہی ہیں۔ پچھلے دنوں یورپین یونین کے 15 ممبروں کی ایک سمٹ (Summit) میٹنگ ہوئی۔ ان پندرہ ملکوں کے سربراہوں میں سے گیارہ ملکوں میں سوشلسٹ حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔ جرمنی میں ہلمٹ کوہل کی مضبوط حکومت تھی لیکن وہ بھی جرہارڈ شروڈر سے شکست کھا گئے۔ اور حد تو یہ ہے کہ اٹلی میں سابق کمیونسٹ لیڈر ماسیموڈی آلیما کو اٹلی کی حکومت کا سربراہ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اب دائیں بازو کی حکومتوں میں صرف آئرلینڈ اور سپین رہ گئے ہیں۔

اس نئی صورت حال کے نتیجہ میں برطانیہ نے جو فیصلہ کیا تھا کہ وہ فی الحال "یورو" کرنسی کے نفاذ کے فیصلوں سے علیحدہ رہے گا اس میں بھی لچک نظر آ رہی ہے۔ برطانیہ نے محسوس کیا ہے کہ اس کے اس فیصلے نے اس کی پوزیشن یورپین ممالک کے کلب میں کمزور کر دی ہے اور اس سے فرانس اور جرمنی کے حاوی ہونے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

بہرحال یہ ایک ایسی تبدیلی ہے جس سے بدلتی ہوئی فکری راہوں کی نشان دہی ہوتی ہے اور اس کے اثرات دنیا پر کیا ہوں گے اس کے متعلق ابھی تک کچھ نہیں کہا جا سکتا بہرحال یہ ایک ابتداء ہے جو کہ اس وقت عجیب سی لگتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 23- نومبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر12-
2-10 رات- درس القرآن 98-1-7
3-35 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- انٹرویو-
4-25 رات- چینی زبان سیکھئے-
5-55 صبح- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 12-
6-25 صبح- لقاء مع العرب-
7-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ- حضرت صاحب کے ساتھ مجلس سوال و جواب-
8-00 صبح- اردو کلاس-
9-15 صبح- چینی زبان سیکھئے-
9-45 صبح- انگلش بولنے والے احباب سے ملاقات-
11-55 دوپہر- چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر12-
12-25 دوپہر- درس القرآن نمبر15-
1-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-45 دوپہر- اردو کلاس-
3-50 سہ پہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس کبڈی-
4-30 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
5-40 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
8-05 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-10 رات- لقاء مع العرب-
11-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 24- نومبر 1998ء

1-45 رات- چلڈرنز کلاس سبق نمبر122-
2-15 رات- کوئز- روحانی خزائن-
3-05 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
4-05 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
4-40 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر-
5-45 صبح- چلڈرنز کلاس- نمبر122-
6-15 صبح- لقاء مع العرب-
7-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- کبڈی-
7-55 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرت صحابہ-
8-20 صبح- اردو کلاس-
9-25 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
9-55 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کلاس- نمبر122-
12-15 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 23-5-97
1-35 دوپہر- کوئز- روحانی خزائن-
2-25 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-25 سہ پہر- اردو کلاس-
4-30 شام- طبی آئٹم- خوراک پر-
4-50 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
5-30 رات- سبق سیکھئے- نمبر15-
8-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
9-05 رات- لقاء مع العرب-
11-35 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 25- نومبر 1998ء

1-40 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس نمبر38-
2-00 رات- واقفین نو- متفرق پروگرام-
2-25 رات- ہماری کائنات- نمبر149-
2-50 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-55 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
4-25 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
5-45 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
6-05 صبح- لقاء مع العرب-
7-05 صبح- طبی آئٹم- ہماری خوراک-
7-25 صبح- واقفین نو- متفرق پروگرام-
7-50 صبح- اردو کلاس-
8-55 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
9-25 صبح- ڈاکومنٹری- لجنہ نمائش کا ایک حصہ-
9-55 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
12-05 دوپہر- سواحیلی پروگرام- مذاکرہ-
12-50 دوپہر- ہماری کائنات- نمبر149-
1-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی ایک نو احمدی کا انٹرویو-
1-40 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-45 دوپہر- اردو کلاس-
3-50 سہ پہر- مذاکرہ-
4-25 شام- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
5-35 رات- جرمن زبان سیکھئے-
8-25 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
9-20 رات- لقاء مع العرب-
11-15 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جمعرات 26- نومبر 1998ء

1-35 رات- چلڈرنز کلاس نمبر122-
2-05 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ- چاکلیٹ بنانا-
2-15 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن بیت بازی-
2-40 رات- ڈاکومنٹری- بیت الفضل لندن-
3-15 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
4-20 رات- جرمن زبان سیکھئے-
5-45 صبح- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر122-
6-15 صبح- لقاء مع العرب-
7-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- درثمین-
7-50 صبح- اطفال کوئز- از سوئٹزرلینڈ-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-15 صبح- جرمن زبان سیکھئے-
9-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
11-45 دوپہر- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر 122-
12-15 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ- 25-10-96
1-20 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل- المائدہ- چاکلیٹ بنانا-
1-30 دوپہر- ڈاکومنٹری- بیت الفضل لندن-
2-05 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-05 سہ پہر- اردو کلاس-
5-45 رات- عربی زبان سیکھئے-
8-05 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
9-05 رات- لقاء مع العرب-
11-25 رات- اردو کلاس-

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مہتاب مرزا صاحب انجینئر پاکستان سٹیل ملز کراچی اور عزیزہ شازیہ منصور صاحبہ کو 15- نومبر 1998ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔

نومولودہ مکرم مرزا عبدالرشید جاوید صاحب ابن حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کی پوتی اور محترم ڈاکٹر میاں منصور احمد صاحب ابن مکرم عزیز اللہ صاحب گارڈن ٹاؤن لاہور و ڈاکٹر صادقہ منصور صاحبہ کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر سعادت مند خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نومولودہ کی والدہ عزیزہ شازیہ کی صحت کی بھی درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم منصور محمود منہاس صاحب قائد ضلع بہاولنگر کو 98-10-30 کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم میاں محمود احمد خان صاحب 166- مراد ضلع بہاولنگر کا پوتا اور مکرم محمد امین صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ عزیز مکرم ریحان حلیم ڈوگر صاحب ابن مکرم عبدالحلیم طیب صاحب ناظم علاقہ انصاراللہ لاہور ڈویژن کا نکاح محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے 98-11-9 کو ہمراہ عزیزہ مکرمہ عطیہ حکیم ڈوگر صاحبہ بنت مکرم عبدالحکیم ڈوگر صاحب مقیم کینیڈا بعوض حق مہر دس ہزار کینیڈین ڈالر پڑھا۔

عزیزہ عطیہ حکیم ڈوگر صاحبہ اور عزیز مکرم ریحان حلیم ڈوگر صاحب کے دادا حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب اور پردادا حضرت امیر بخش صاحب رفقاء حضرت بانی سلسلہ میں سے تھے۔ دونوں عزیزان کے نانا مکرم نذیر احمد صاحب مرحوم پرجوش داعی الی اللہ اور مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت دین کی توفیق پاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ نکاح دونوں خاندانوں کے لئے بہت ہی مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں

بقیہ صفحہ 5

کھانے کے بعد استعمال کریں۔

احتیاط:- اس دوا کو مجوزہ مقدار سے زیادہ استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ زیادہ مقدار میں اس کے مضر اثرات ظاہر ہو سکتے ہیں۔ 12 سال سے کم عمر بچوں کو استعمال نہ کرائیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 6

آخر تک قریباً ہر سال ہی آپ کو اعتکاف کرتے پایا۔ وفات سے پہلے رمضان میں بھی بیت مبارک پہنچ کر اور کھڑے ہو کر نماز تراویح ادا کرتے۔ ہر حال میں نمازوں کے لئے مقررہ جگہوں پر پہنچنا آپ کا مستقل طریقہ تھا۔ جگہ جگہ تنہا جاتے اور رک رک کر دعائیں کرتے۔ آپ کا وجود کبھی نہیں بھولے گا۔ وہ بھول جانے والے تھے ہی نہیں!

دلی دعائیں ہیں کہ مولیٰ کریم محترم صوفی صاحب کو ان کے محبوبوں کے قدموں میں جگہ دے جس کی وہ ہمیشہ تمنا کیا کرتے تھے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 19- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 26 درجے سنٹی گریڈ
20- نومبر- غروب آفتاب 5-09
21- نومبر- طلوع فجر 5-13
21- نومبر- طلوع آفتاب 6-40

عالمی خبریں

امن معاہدہ منظور اسرائیل کی پارلیمنٹ نے فلسطین کے ساتھ امن معاہدہ منظور کر لیا ہے۔ معاہدے کے حق میں 75 ووٹ آئے جبکہ 19- ارکان نے مخالفت کی۔ 9- نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ میری لینڈ امن معاہدے کے توثیق لیبر پارٹی کی حمایت حاصل ہونے کی باعث ممکن ہو سکی۔ وائس آف امریکہ نے کہا کہ اسرائیلی کابینہ کی منظوری کے بعد مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کا انخلاء شروع ہو جائے گا۔

فوج نکالنے کی تیاری اسرائیلی اخبارات نے بتایا ہے کہ اسرائیل مغربی کنارے سے فوج نکالنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ فوج کی واپسی کا آغاز مغربی کنارے کے شمال میں دیہی علاقوں سے ہو گا۔ اسرائیل سیکیورٹی پلان سے مطمئن ہو گیا ہے تو معاہدے پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

آگ لگنے سے 700 دکانیں اور مکانات تباہ

انڈونیشیا کے مغربی صوبے ایکی میں آگ بھڑکنے سے 300 دکانیں اور 400 مکانات جل کر تباہ ہو گئے۔ تاہم کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ آگ اتنی تیزی سے پھیلی کے سامان نکالنے کی بھی مہلت نہ ملی۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم کی جا رہی ہے۔

ملکی خبریں

اپنی جنگ خود لڑیں گے وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے ایٹمی تجربات پر یکطرفہ پابندی لگانے کا جو اعلان کیا ہے وہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ ہم نے یہ اعلان اس وقت کیا جب ہمیں مزید تجربات کی ضرورت نہیں رہی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہم نے اپنی سلامتی کے تحفظ کے لئے مغربی دنیا کے ساتھ اتحاد کئے لیکن جب بھی ہمیں جارحیت کا سامنا کرنا پڑا ہمیں تنہا چھوڑ دیا گیا۔ ایٹمی صلاحیت کے اظہار سے بھارت کے ساتھ جنگ ٹل گئی اور بھارت کی دھمکیاں رک گئی ہیں۔ عدم تحفظ کا احساس ختم ہو گیا۔ جس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔

بحریہ کے دو افسروں کو سزا آبدوزوں کے سودے میں کمیشن لینے پر بحریہ کے دو افسروں کو سزا ہو گئی۔ کموڈور شاہد اشرف اور کیپٹن لیاقت علی پر آبدوزوں کی خریداری کے دوران کمیشن اور کک بیکس کا الزام ثابت ہو گیا۔ جنرل کورٹ مارشل کے روبرو دونوں افسروں نے الزامات کو تسلیم کر لیا۔

مایوس کن کارکردگی وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ سرکاری محکموں کی کارکردگی انتہائی مایوس کن ہے۔ بہاولپور میں سرکاری محکموں کے سربراہوں کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ نے برہمی کا اظہار کیا۔

وزیر مشیر مستعفی مسلم لیگ کے وزیروں اور مشیروں نے پارٹی کے عہدوں سے استعفے دے دیئے ہیں۔ انہوں نے ایسا وزیر اعظم کی ہدایت پر کیا۔

مذاکرات کامیابی کے قریب وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے بتایا ہے کہ پاکستان اور آئی ایم ایف کے مذاکرات کامیابی کے انتہائی قریب پہنچ چکے ہیں۔

کوئٹہ میں گیس کے ذخائر کوئٹہ کے نزدیک گیس کے نئے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔ یہ بات پیٹرولیم کے مرکزی وزیر چوہدری نثار نے بتائی ہے۔

محاصرہ ختم پولیس اور رینجرز نے کراچی میں سندھ اسمبلی کا محاصرہ ختم کر دیا ہے۔ سڑک ٹریفک کے لئے کھول دی گئی ہے۔ علاقہ سیل ہونے کی وجہ سے سندھ اسمبلی سیکرٹریٹ کا دفتر، دکانیں اور نجی دفاتر بھی دو روز بند رہے۔

کراچی میں آپریشن کراچی میں چھاپوں کے دوران متحدہ کی بزرگ کمیٹی کے ارکان یونٹ انچارج اور حقیقی کے کارکنوں سمیت 15- افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ حکیم سعید کا ایک قاتل پولیس مقابلے کے بعد فرار ہو گیا۔ ڈی ایس پی شمیم کا قاتل بھی پکڑا گیا۔

شہاب ثاقب کی بارش شہاب ثاقب کی بارش کے بارے میں لوگوں کی تمام توقعات پوری نہ ہو سکیں۔ تاہم چین میں نظارہ کیا گیا۔ تھائی لینڈ میں شہاب ثاقب صاف دکھائی دیئے۔ ایسا واقعہ ہر 33 سال کے بعد ہوتا ہے۔

سندھ انتظامیہ تبدیل سندھ کی انتظامیہ تبدیل کرنے کے لئے گورنر سندھ نے اپنی بات منوا لی ہے۔ چیف سیکرٹری اور آئی جی کو تبدیل کر دیا جائے گا۔ مبینہ طور پر گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل معین الدین حیدر نے مطالبہ کیا کہ انہیں فری ہینڈ دیا جائے یا کسی اور کو گورنر بنا دیا جائے۔

شریعت بل پر ریفرنڈم صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ شریعت بل پر ریفرنڈم محض مفروضہ ہے۔ یہ عوامی مطالبہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سینٹ سے شریعت بل کی منظوری کا یقین ہے۔

حاضری سے مستثنیٰ سپریم کورٹ نے محترمہ بینظیر بھٹو کو لاہور کراچی اور راولپنڈی کے احتساب بنچوں میں حاضری سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

شکریہ روزنامہ جنگ لاہور 19- نومبر 1998ء صفحہ آخر

کسی کو ہماری مرضی کے بغیر نام تبدیل کرنے کا حق نہیں اہل ربوہ

پنجاب اسمبلی کی قرارداد انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، کونسلرز، تاجروں، وکلاء اور دکانداروں کا موقف

ربوہ (نامہ نگار) پنجاب اسمبلی کی طرف سے ربوہ کا نام تبدیل کرنے کی قرارداد کی ربوہ کے مختلف حلقوں نے مذمت کی ہے۔ بلدیہ ربوہ کے نو منتخب کونسلر ذوالفقار علی قریشی نے کہا کہ ہمیں پنجاب اسمبلی کی قرارداد منظور نہیں۔ کیسٹ اینڈ ورکز ایسوسی ایشن ربوہ کے صدر خان محمد رفیع خان شہزادہ نے کہا کہ شہریوں کو پوچھے بغیر شہر کا نام تبدیل کرنے کی انوکھی قرارداد ہے۔ کریانہ مرچنٹس ایسوسی ایشن ربوہ کے صدر محمد اسماعیل عرف ککو نے کہا کہ پنجاب اسمبلی کی یہ قرارداد بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ بار ایسوسی ایشن ربوہ کے وائس پریزیڈنٹ مہر محمد اختر ہرل نے بار کا ہنگامی اجلاس بلایا جس میں کہا گیا کہ ربوہ کا نام پچاس سال سے چلا آ رہا ہے اور شہریوں کی مرضی کے بغیر اس شہر کا نام تبدیل کرنا غیر معاشرتی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہے۔ پنجاب اسمبلی ایسے کاموں پر اپنا وقت اور روپیہ ضائع کرنے کے بجائے اصل کاموں پر توجہ دے۔ ربوہ کنفکشنرز اینڈ بیکرز ایسوسی ایشن نے کہا کہ کسی شہر کے باشندوں سے پوچھے بغیر شہر کا نام تبدیل کرنے کی یہ زبردستی کوشش ہے۔ اقلیتی کونسلر لال مسیح اور دیگر مسیحی برادری کے ارکان سیموئیل مسیح، رشید مسیح، یوسف مسیح، نتھا مسیح، پرویز مسیح اور بہادر مسیح نے کہا کہ یہ قرارداد شہریوں کے بنیادی حقوق کے سراسر منافی ہے۔ بلدیہ ربوہ کے نو منتخب کونسلر سید محمد سبطین شاہ نے اس قرارداد کی مذمت کی۔ ربوہ کے رائس ڈیلرز اور ملز ایسوسی ایشن کے صدر جاوید قادر نے کہا کہ یہ تاریخ کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ پراپرٹی ڈیلرز ایسوسی ایشن ربوہ نے بھی ایک قرارداد میں کہا کہ ربوہ کے شہری ملک میں کثیر زرمبادلہ بھجواتے ہیں۔ اگر شہر کا نام تبدیل کر دیا گیا تو باہر سے ایک پیسہ بھی نہیں آئے گا۔ تاجر ایسوسی ایشن ربوہ کے صدر چوہدری رشید احمد بھٹی نے بھی کہا کہ کسی کو ربوہ کے شہریوں کی مرضی کے خلاف ان کے شہر کا نام تبدیل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ موضع احمد نگر کے ڈاکٹر نذیر احمد مظہر نے کہا کہ یہ ایک یکطرفہ کارروائی ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ موضع ڈلور کے ملک مختار احمد نے کہا کہ یہ فیصلہ سراسر ناانصافی ہے۔

بقیہ صفحہ 2

نگل کے کہنے لگا اب بتاؤ کیا بات ہے؟

بچے نے کہا اب کیا بتاؤں مکھی تو آپ نگل چکے ہیں۔

○ ایک بچہ گندے ہاتھ سے لکھ رہا تھا۔ استاد نے کہا اتنا گندہ ہاتھ اٹھو تمہیں سزا دوں۔ پھر خود ہی استاد نے کہا چلو تمہیں اس شرط پر رعایت دیتا ہوں کہ تم سے بھی زیادہ کسی کا گندہ ہاتھ ہے۔

بچے نے فوراً اپنا بایاں ہاتھ آگے کر دیا۔ جو اس سے بھی زیادہ گندہ تھا۔

○ بادشاہ اور وزیر میں فطرت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی۔ وزیر مصر تھا کہ فطرت نہیں بدلتی چنانچہ وزیر کے کہنے کے مطابق بادشاہ کے ایک بچے کا ہم عمر ایک میراثی کا بچہ لایا گیا۔ چنانچہ دونوں کی اکٹھے پرورش ہوئی جب دونوں بارہ سال کی عمر کے ہو گئے تو ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا دونوں بچوں کی پلیٹوں میں ایک ایک جوتی بھی رکھ دی گئی۔

بادشاہ کا بیٹا یہ دیکھ کر رونے لگ گیا۔ مگر میراثی کے بچے نے کہا آپ دو دو لیتے ہیں اور میرے لئے صرف ایک جوتی۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3:30 تا 7:30 شام

احمد کیٹرنگ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز، پارٹی ڈیکوریٹر
• ہر قسم کی تقریبات کیلئے پکی پکائی دیگیں دستیاب ہیں۔
(خواتین کیلئے باپردہ سروس کی سہولت ہے)
343 فیروز پور روڈ لاہور نزد بہار مارکیٹ
☎: 853453 5863738, 0342-7558315

ڈول کاٹن سلک • پردہ کلاتھ
• صوفہ کلاتھ • ملبوسات عروسی کی نایاب ورائٹی • شادی بیاہ کی مکمل ورائٹی ہول سیل نرخوں پر دستیاب ہے
(پردہ کلاتھ سلائی مفت)
نیز وکی رضائیاں
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ ربوہ

اکسیر موٹاپا | ہمدرد نسواں (محبوب اٹھراء) | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ | زد جام عشق | اکسیر لیکوریا کیپسول | چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے کلین اپ | سفوف اکسیر شوگر | حدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ ☎ 659